بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ذوالحج ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۹ رجب ۱۴۰۳ھ، ۲۳ شہادت ۱۳۶۲ ہش، ۲۳ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۲۱ شہادت / اپریل - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے کمزوری بہت لاحق ہے - احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے - آمین -

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی سے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام عالمگیر جماعت احمدیہ کے احباب کے نام!

اِس وقت تک وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے

اپنی سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ ادا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم مارچ ۱۹۸۳ء سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اپنے دسویں مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ نویں سال کے آخر تک وعدجات کا ۹/۱۵ یعنی ۶۰ فیصد ادا ہو جانا چاہیئے تھا، لیکن دفتر کی طرف سے جو اعداد و شمار ملے ہیں اس کے مطابق ابھی تک وصولی ۳۵ فیصد ہوئی ہے جو انتہائی قابلِ فکر ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے قیام کا مقصد غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنا اور بنی نوع انسان کو امتِ واحدہ بنا کر توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے جس کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں ہر قسم کی مالی، جانی اور جذباتی قربانیاں دینی ہونگی۔ جو اخراجات درپیش ہیں وہ اس نوعیت کے ہیں کہ وعدوں کی پوری وصولی کو آخری سال یعنی ۱۹۸۹ء تک مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تاخیر ہو جائے تو خطرہ ہے کہ بعض بنیادی اہم ضرورت کے کام تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے۔ لیکن اس وقت وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے۔

میں عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور کوشش کریں کہ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ حصہ ادا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ آپکی مدد کرے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ رجب ۱۴۰۳ھ

۲۳ اپریل ۱۳۶۲ ہش

اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کے حصول کے ذرائع

اللہ تعالیٰ نے گمراہ قوموں کی ہدایت کے لئے جتنے بھی نبی اور رسول دنیا میں بھیجے ہر چند کہ وہ کمال ہمدردی اور جانسوزی کے ساتھ انہیں راہِ ہدایت کی طرف بلاتے تھے تاہم ہمیشہ ہوا یہی کہ معدودے چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا ان کی قوموں کی غالب اکثریت نے ان کی دعوت کو ٹھکرایا اور ان کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر کے اور خفیہ تدبیریں بروئے کار لا کر انہیں ان کے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہ ان مظالم کو صبر سے برداشت کرتے چلے گئے یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ ان کے زور آور مخالفوں کی خفیہ تدبیریں باطل ہوئے بغیر نہ رہیں۔ ظلم کرنے والوں کو اپنی کرتوتوں پر نادم ہونا پڑا اور ان کے لئے حق کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارا نہ رہا۔ اور اس طرح اہل حق اپنی تمام تر کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود حق کو غالب کرنے میں کامیاب رہے۔

ظلم و ستم کے مقابلہ میں صبر و استقامت اور زمینی تدبیروں کے مقابلہ میں آسمانی منصوبوں کی کامیابی کا یہ ایک ایسا تسلسل ہے جس کا دنیا ابتدا ہی سے نظارہ کرتی چلی آرہی ہے۔ بعد میں آنے والوں نے اپنے سے پہلوں کے ظلم و ستم اور ان کے عبرتناک انجام سے کبھی سبق حاصل نہیں کیا اور تاریخ اپنے آپ کو دہراتی چلی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باطل اور حق کی اس آویزش میں طاقت کے مقابلہ میں ناطاقتی، کثرت کے مقابلہ میں قلت، وسائل کے مقابلہ میں بے بضاعتی اور تدبیروں کے مقابلہ میں ظاہری بے تدبیری کو فتح کیونکر حاصل ہوئی اور ہمیشہ ہی کیسے ہوتی چلی گئی۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ وہ خدا جو اپنے نبیوں رسولوں اور ماموروں کو دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ اس نے شروع ہی سے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کر رکھا ہے:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (المجادلہ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

وہ قوی و عزیز ہر قدم میں اپنے مرسلوں اور ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یوں تو وہ ہر جگہ ہر کسی کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کی وہ معیت محض نگرانی کے رنگ میں ہوتی ہے وہ یہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اس کے بندے کیا کر رہے ہیں۔ اس نگرانی کے باوجود اس نے انہیں ان کے حال پر چھوڑا ہوتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (الحدید آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

لیکن اپنے مرسلوں اور ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ اس کی معیت بالکل اور نوعیت کی ہوتی ہے۔ اپنی اس معیت کے ذریعہ وہ قدم قدم پر ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہوتا اور ان کی حفاظت فرماتا ہوتا ہے اور ان کو تسلی دے رہا ہوتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ ان کے مخالف جب انہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے ہوتے ان کے گھروں کو آگ لگا رہے ہوتے، ان کے اسباب لوٹ رہے ہوتے، اور ان پر معیشت کے دروازے بند کر رہے ہوتے، انہیں گالیاں دے کر ان کی بے عزتی اور ان کے مُردوں کی قبریں اکھاڑ اکھاڑ کر ان کی بے حرمتی کر رہے ہوتے، وہ ان اذیتوں کے دوران بھی ان کے ساتھ ہوتا اور اِنِّیْ مَعَکُمْ کی بشارتوں سے ان کی ڈھارس بندھا رہا ہوتا اور انہیں صبر کی توفیق عطا فرما کر ان کی ان اذیتوں اور مشکلوں کو ان کے لئے آسان کر رہا ہوتا تھا۔ عین اُس زمانہ میں جب ان پر انسانیت سوز مظالم توڑے جا رہے ہوتے وہ ان لوگوں کے دلوں کو جن میں سعادت کا بیج ہوتا حق کی طرف مائل کر رہا ہوتا اور انہیں قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور کر کے اہل حق کی تعداد کو بڑھا رہا ہوتا تھا۔ اس طرح وہ خیر الماکرین خود اپنی تدبیر بروئے کار لا کر مخالفین حق کی تدبیروں کو باطل کرتا چلا جاتا اور انہیں ان کے منصوبوں میں ناکام کر کے حق کا بول بالا کر دکھاتا اور بالآخر کَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا کا نظارہ دنیا کی آنکھوں کے سامنے آجاتا۔

ظلم و ستم اور تنگیوں اور مصیبتوں کے اس طویل زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مامور اور ان پر ایمان لانے والوں کا ایک ہی کام ہوتا کہ وہ صبر و استقامت، تقویٰ و طہارت اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کے ذریعہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی معیت کا اہل بنانے میں کوشاں رہتے اور یہ معیت ہی بالآخر انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب و کامران کرنے کا موجب بنتی چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے غریب اور بے کس لوگوں کو قریشِ مکہ نے انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا اور حق کو مٹانے کے بڑے بڑے منصوبے باندھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ (النحل آیات ۱۲۸-۱۲۹)

ترجمہ:۔ اے رسول! صبر سے کام لے لیکن یاد رکھ کہ تُو صرف اللہ ہی کی مدد سے صبر کا مظاہرہ کرنے پر قادر ہو سکتا ہے اور ان لوگوں کے حال پر غم نہ کر اور نہ ان کی مخفی تدبیروں سے دلگیر ہو۔ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے (یعنی ان کا معین و مددگار ہے) جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اہل حق کے اس مختصر لیکن نہایت مقدس گروہ کو مخالفوں کی بربریت اور انسانیت سوز مظالم کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا گیا اور وہ تقویٰ میں درجہ کمال حاصل کر کے اعمال صالحہ میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اسی سے آفات و مصائب کے بادل چھٹے اور غلبۂ حق کا آفتاب نمودار ہوا اور اس شان سے نمودار ہوا کہ گمراہی و ضلالت کی سب تاریکیاں دور ہو گئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھی۔

حقیقت یہی ہے کہ حق کا غلبہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی معیت کے نتیجہ میں ہی ظاہر ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی وہ معیت جو اس کی معجزانہ تائید و نصرت کی آئینہ دار ہوتی ہے، صبر و استقامت، تقویٰ اللہ اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ان اوصاف سے متصف ہونے کی بار بار تلقین فرمائی ہے مثال کے طور پر حضور علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اسی کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اسکی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اسکو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے، مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضا و قدر پر ناراض مت ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔"

(۲) "خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش ترک کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور تعلیم

(مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب انور۔ بی ایس سی۔ ایم اے ایم ایڈ۔ جھنگ)

مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں رشد و ہدایت حاصل کرنے کے لیے قرآن پاک اور حدیث نبوی کی طرف رجوع کرنا لازمی اور ضروری ہے یہی وہ سرچشمے ہیں جہاں سے ہر قسم کی اخلاقی علمی اور تمدنی ہدایت ملتی ہے۔ اور تا قیام قیامت ملتی رہے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن پاک میں علم اور تعلیم کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام بلاغت نظام میں جابجا علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور حصول علم کے لیے تاکید بھی فرمائی ہے۔ اسلام میں علم اور دین دونوں اسی طرح وابستہ ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جب قرآن نازل ہونا شروع ہوا تو سب سے پہلی وحی یہ آئی کہ "پڑھ اپنے اس پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے تجھے پیدا کیا"۔ اور سورۂ نساء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا "اور تم کو وہ باتیں سکھا دی گئی ہیں جو تم کو پہلے معلوم نہ تھیں"۔ اس کے علاوہ پھر اپنے پیغمبر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ دعا کیجیے کہ "پروردگار میرا علم اور زیادہ کر" سورۂ طٰہٰ۔ اہل علم کی ہمت افزائی کے لیے سورۂ مجادلہ میں فرمایا "اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا"۔

اسی طرح احادیث میں جابجا علم کی فضیلت اور تحصیل علم کی تاکید کی گئی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود امی تھے لیکن آپ نے سب باتوں سے بڑھ کر حصول علم کی ہی تاکید فرمائی ہے آپ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ علم حاصل کرو اس لیے کہ جو اسے خدا کے لیے حاصل کرتا ہے وہ نیکی کا کام کرتا ہے ۲۔ جو شخص علم کے بارہ میں بات چیت کرتا ہے وہ گویا خداوند تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے ۳۔ جو حصول علم کے لیے سعی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ ۴۔ جو علم کی اشاعت کرتا ہے وہ گویا زکوٰۃ دیتا ہے اور جو علم کا صحیح استعمال کرتا ہے وہ خدا کی پرستش کرتا ہے ۵۔ علم نیکی اور بدی میں تمیز کرنا سکھاتا ہے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں روشنی کا کام دیتا ہے۔ ۶۔ علم صحرا میں ہمارا رفیق ہے اور تنہائی میں مونس ہے وہ خوشی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور مصیبت میں ہمت قائم رکھتا ہے۔ ۷۔ دوستوں میں علم ہماری زینت کا باعث ہے اور دشمنوں کے خلاف ڈھال کا کام دیتا ہے۔ ۸۔ علم ہی کے ذریعہ انسان نیکی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچتا ہے۔ ۹۔ ایک عالم کی سیاہی شہید کے خون سے زیادہ قیمتی ہے ۱۰۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ۱۱۔ علم حاصل کرو چاہے اس کے لیے چین جانا پڑے۔ ۱۲۔ ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرتے رہو۔

ان تعلیمات کے تحت مسلمانوں کے لیے حصول علم جزو ایمان بن گیا اور تعلیم و تعلم کو وہ اپنے لیے باعث برکت اور موجب فلاح دارین سمجھنے لگے۔

اسلام کا سب سے پہلا مکتب

اسلام کا سب سے پہلا دارالعلوم مسجد نبوی تھا اور سب سے پہلی اقامتی درسگاہ صفہ تھی اور سب سے پہلے معلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے۔

"بے شک خدا تعالیٰ نے ایمان والوں پر مہربانی کی جب اس نے ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان میں اس کی آیات سناتا ہے اور کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے"

دور خلافت راشدہ میں حضرت عمر رضی تعالیٰ کا عہد ہر لحاظ سے نہایت درخشاں ہے۔ انہوں نے تعلیم کو بھی نہایت ترقی دی۔ تمام مفتوحہ ممالک میں ابتدائی تعلیم کے لیے مکاتب قائم کیے۔ جہاں قرآن پاک، اخلاقی اشعار اور ضرب الامثال کی تعلیم دی جاتی تھی مقتدر اور اہل علم صحابہ کو مختلف اضلاع میں حدیث و فقہ کی تعلیم کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ بات بھی حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی اولیات میں شمار کی جاتی ہے کہ انہوں نے معلموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ مثلاً مدینہ منورہ میں ابتدائی مکتب کے مدرس کو پندرہ درہم ماہانہ ملتے تھے جو اس زمانہ کے لحاظ سے نہایت معقول و مناسب مشاہرہ تھا۔

خانہ بدوش بدوؤں کے لیے قرآن پاک کی تعلیم لازمی تھی۔ مکاتب میں بچوں کو لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا اور علاوہ ازیں شہسواری اور تیراکی کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ حدیث و فقہ کی تعلیم کے لیے ہر شہر میں منتخب اور چیدہ صحابہ مقرر کیے جاتے تھے ان کا مشاہرہ بھی مقرر تھا۔ طریقہ تعلیم یہ تھا کہ وہ مسجد میں بیٹھ جاتے اور چاروں طرف لوگ جمع ہو جاتے اور مختلف مسائل پر سوال کرتے اور وہ سب کو تشفی بخش جواب دیتے تھے۔

اسلامی نظام کی تعلیم اور اہمیت

اسلام کا نظام تعلیم اپنے اندر بہت وسعت اور جامعیت رکھتا ہے اس میں تنگ نظری نام کو بھی موجود نہیں۔ اس میں معلم اور متعلم کے مابین بہترین خوشگوار تعلقات شامل ہیں۔ اسلام متعلم کو آزادانہ طور پر علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ اس کے لیے طریق کار بھی وضع کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جس میں نظام تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی نظام تعلیم میں ایک معلم دنیا کی ہوس اور مال و متاع کے پیچھے دوڑتے پھرنے کی بجائے اپنی متاع اپنے شاگرد کو سمجھتا ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام تعلیم پیش کرتا ہے جس میں بادشاہوں اور وزیروں اور شہنشاہوں کے بچے اپنے استاد کی جوتیاں صاف کرنا عین کار ثواب اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اسلامی نظام تعلیم میں ملکہ ملت کے ساتھ وفاداری اور خلوص۔ سربراہ مکتب کیساتھ تعاون و ایثار۔ طلباء کے لیے استاد کا عملی نمونہ افسران بالا کا اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک اور ماتحتوں کے مفادات کا خیال رکھنا وغیرہ شامل ہیں۔ اسلامی نظام تعلیم میں ایسا نصاب پسند کیا گیا ہے جو طلباء کی اخلاقی، ذہنی، سماجی، پیشہ ورانہ، سیاسی قومی، ملکی، تجارتی۔ ادبی، ذوقی غرض عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام شعبوں میں راہنمائی کر سکے۔ اسلامی نظام تعلیم میں ایسے نصاب تعلیم کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے جو طلباء کو عیش و عشرت کی طرف لے جانے والا ہو۔ طلباء کے وقت کا زیاں کرنے والا اور مایوسی پیدا کرنے والا ہو۔ اسلامی نظام تعلیم طلباء میں کردار سازی اور اخلاقیات کی مثبت قدروں کو نمایاں کرنے اور ابھارنے میں مدد دیتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم خالق حقیقی کے بیان فرمودہ اوامر اور نواہی کو سمجھنے اور اوامر پر عمل پیرا ہونے نیز نواہی سے رکنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نیز یہ ایک ایسا نظام ہے جو علم حاصل کرنے کو کمائی اور معاش کا ذریعہ بنانے کی بجائے خود شناسی۔ خداوند قدوس کے اس نظام کائنات کا شعور حاصل کرنے اور تحقیق کائنات کی علت غائی، خالق اور مخلوق کے مابین متعلقات، مخلوق خدا کی فلاح اور بہبود کے لیے کوشاں رہے۔ قومی اور ملکی سطح پر محب وطن بننے کے لیے راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام علم حاصل کرنے والے شخص، علم دینے والے شخص، علم و عرفان کی محفل میں بیٹھنے والے شخص کو بہت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

(سورۂ مجادلہ آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اونچے کرتا ہے ایمان والوں اور علم والوں کے بڑے درجے۔ اسی طرح سورہ زمر آیت نمبر ۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

ترجمہ:۔ کیا برابر ہوتے ہیں علم والے اور بے علم

اسلامی تاریخ

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ سوسائٹی میں جو اعلیٰ طبقہ کے افراد تھے ان کی دولت اور خوشحالی سے اتالیق متمتع ہوتے تھے۔ کسی شخص کا اتالیق مقرر ہو جانا اس کی دنیاوی ترقی کی ضمانت تھی اور اس کی مالی مشکلات کا حل ہونا یقینی تھا۔ ہشام بن عبدالمالک اگرچہ کنجوس مشہور تھا۔ لیکن جب الزہری اس کے لڑکے کا اتالیق مقرر ہوا تو اس نے اس کا سارا قرضہ جو سات ہزار دینار تھا چکا دیا۔ خلیفہ کی یہ عادت تھی کہ جس کمرے میں اتالیق پہلے دن اپنے شاگرد کو سبق پڑھاتا تھا اس کمرہ کا تمام فرنیچر وغیرہ اتالیق کو دے دیتا تھا اور بار برداری کے وہ جانور جن پر وہ تمام سامان جایا کرتا تھا اتالیق کو ہی دے دیئے جاتے تھے۔ ہارون رشید نے اپنے بچے کے استاد کے لیے ایک نیا مکان خرید دیا تھا۔ ایک کنیز اور ایک غلام اس کی خدمت کے لیے رکھ دیا تھا۔ اور سواری کے لیے ایک گھوڑا بھی اسے عطا کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اچھا بھلا نذرانہ بھی اس کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔ جب باقاعدہ سرکاری خزانہ سے اساتذہ کی تنخواہیں جاری ہونا شروع ہوئیں تو دوسرے محکموں کے مقابلہ پر محکمہ تعلیم سے ترجیحی سلوک کیا جاتا تھا۔ عہد فاطمی کے اساتذہ کی تنخواہوں کا معیار سو دینار ماہانہ۔ ڈاکٹر کی تنخواہ پچاس دینار اور وزیر کی تنخواہ ایکسو پچاس دینار ماہانہ ہوا کرتی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی سلطنتوں میں ایک استاد کو کس قدر عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔

استاد کے فرائض

اسلامی نظام تعلیم میں ایک استاد کے فرائض درج ذیل ہیں۔

۱۔ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش آئے اور ان سے ایسا سلوک کرے جیسے شفیق باپ یا ماں اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے رکھ کر علم دینے کی کوشش کرے اور کسی معاوضے کی توقع ہرگز نہ کرے۔ ۳۔ حتی الوسع اپنے شاگردوں کو یہی نصیحت کرے کہ وہ سند فضیلت حاصل کرنے کی اس وقت تک کوشش نہ کریں جب تک کہ وہ اس کے اہل نہ ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ اپنی توجہ طلباء کی فضیلت علمی ہی پر مرتکز نہ کرے بلکہ ان کے کردار پر بھی پوری پوری توجہ دے۔ ۵۔ اپنے شاگردوں کے سامنے دوسرے اساتذہ کے مضامین کی برائی نہ کرے۔ ۶۔ مبتدی کے لیے اور محدود قابلیت کے شاگردوں کے لیے سہل مسائل منتخب کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرے گا جس میں فرمایا گیا ہے کہ "جو شخص اپنے مخاطب کے معیار سے بلند زبان میں نصیحت کرتا ہے اس کی گفتگو سے بعض لوگوں کے گمراہ ہو جانے کا احتمال ہے" ۷۔ اپنے اقوال کو اپنے اعمال سے قوت پہنچائے۔ کیونکہ اقوال دل میں اترتے ہیں لیکن اعمال کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اور آنکھوں کی تعداد دلوں سے زیادہ ہے۔ ۸۔ شاگرد کی ہمت افزائی اس طرح سے کرے کہ وہ خود اپنی فہم اور عقل کو کام میں لائے اور محض استاد کی نقالی ہی نہ کرے۔ ۹۔ طلباء کے سامنے اپنا بہترین عملی نمونہ پیش کرے۔ اوامر پر عمل پیرا ہونے والا مگر نواہی سے اجتناب کرنے والا ہو۔ ۱۰۔ اپنے فرائض کو پہچانے اور اپنے شاگردوں کو طالب علم کے لفظی مفہوم کی عملی تصویر بنا دے۔ شاگردوں پر سختی کرنے کی اسلامی نظام تعلیم میں مذمت کی گئی ہے۔ ابن خلدون نے لکھا ہے "استاد کے اس قسم کے طرز عمل سے بچہ کو جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے اور سزا سے بچنے کے لیے وہ چالاکی اور عیاری کو کام میں لاتا ہے۔ یہ بری عادتیں روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہیں اور بچے کی زندگی تباہ کر دیتی ہیں"۔ اسلام میں اس قسم کی سزا کی اجازت ہے جو بچے کی اصلاح کے لیے دی جائے اور وہ بھی دس سال سے اوپر والے بچوں کے لیے ہے استاد کو لازم ہے کہ وہ بچے کے منہ پر نہ مارے بلکہ پیر کے تلوے پر مارے کیونکہ اس قسم کے مقامات پر مارنے سے کسی بیماری کا اندیشہ نہیں معلم کو چاہیئے کہ اشد ضرورت کی حالت میں سزا دے۔ لیکن بار بار سزا دینا درست نہیں اور سزا دیتے وقت بے رحمی کا مظاہرہ بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت امام غزالی کا مشورہ یہ ہے کہ بچے کے اعلیٰ کردار اور افعال حسنہ کے صلہ میں اس کی تعریف کی جائے۔ چونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین معلم ہیں۔ آپ کا لباس نہایت سادہ ہوتا تھا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ازار زیب تن فرماتے تھے جو نیچی ہوتی تھی لیکن زمین کو نہ لگتی تھی دراز قمیص بھی ہوتی تھی اور ایک چادر شانوں پر ڈالے رکھتے تھے۔ ان کپڑوں کے ساتھ عمامہ بھی ہوتا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی لباس تھا اور آپ کو سفید رنگ ہی مرغوب تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اساتذہ کو بچوں کے سامنے نہایت شریفانہ اور سادہ کپڑے پہننے چاہئیں۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ بچوں میں علم حاصل کرنے کی لگن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور علم کی افادیت بیان کریں۔

علم کی افادیت

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمیل کو یہ نصیحت کی تھی "اے کمیل! علم دولت سے بڑھ کر ہے۔ دولت کی حفاظت تو تمہیں کرنا پڑتی ہے۔ لیکن علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ ۲۔ الاحنف کا قول ہے کہ ہر وہ عظمت بزرگی جسے علم کی پشت پناہی حاصل نہ ہو غارت ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ ذلت لے لیتی ہے۔ ۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "علما بہتر ہیں یا بادشاہ" انہوں نے جواب دیا "علماء" ان سے پھر پوچھا گیا "جب یہ بات ہے تو پھر بتایئے کہ علماء بادشاہوں کے دروازوں پر کیوں جمع ہوتے ہیں لیکن بادشاہ علماء کے دروازوں پر کیوں جمع نہیں ہوتے" انہوں نے کہا کہ "علماء جانتے ہیں کہ بادشاہوں سے متعلق ان کا فرض کیا ہے۔ لیکن بادشاہ نہیں جانتے کہ علماء سے متعلق ان کا فرض کیا ہے"۔

احادیث نبوی میں مذکور ہے کہ (۱) میری امت کے علماء پیغمبروں کے وارث ہیں۔ ۲۔ پیغمبروں کے بعد علماء اور مجاہدین کا درجہ ہے۔ ۳۔ قیامت کے دن طلباء کی روشنائی اور شہداء کا خون ایک ایک ہی درجہ میں ہوں گے۔ ۴۔ اس مسلمان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جو نہ استاد ہے نہ طالب علم۔ ۵۔ بلا تاخیر ایک جاہل کو علم کی تلاش میں لگ جانا چاہیئے۔ ۶۔ علم و حکمت سے ایک شہرۂ آفاق انسانی شہرت میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام شاہوں کے درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ ۷۔ تلاش علم ایسا ہی مقدس کام ہے جیسے عبادت اور اس کے حصول میں جو مصیبت اٹھائی جائے وہ جہاد ہے۔

اسلامی نظام تعلیم میں بلا جھجک معلومات حاصل کرنے۔ باادب طریقہ سے استاد پر سوال کرنے اور اپنی تشفی کرنے کی اجازت ہے۔

۱۔ الاصفہانی کا قول ہے کہ "جس طرح ایک شخص اپنی لڑکیوں کے لیے دیکھ بھال کر کے لڑکے کا انتخاب کرتا ہے اسی طرح استاد کو لازم ہے کہ وہ اپنے شعبۂ علم کے لیے لائق شاگردوں کا انتخاب کرے" ۲۔ الزرنوجی طلباء کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ "مضمون کے انتخاب میں صرف اپنی رائے سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ یہ کام استاد پر چھوڑ دینا چاہیے جس کا تجربہ بے حد مددگار ثابت ہوگا۔

۳۔ بوعلی سینا کی رائے ہے کہ "قرآن مجید اور زبان کی ابتدائی تعلیم کے بعد لڑکے کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم دی جائے اور اسے وہی پیشہ اختیار کرنا چاہیئے جس کے لیے قدرت نے اسے موزوں کیا ہے۔ اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے اور استاد کا یہ فرض ہے کہ وہ طالب علم کی مخصوص صلاحیتوں کا مطالعہ کرے۔ اور جو مضمون اس کے لیے بہترین ہو اس کی تحصیل کا مشورہ دے۔ حضرت امام بخاری نے پہلے محمد بن الحسن کے حلقہ درس میں داخلہ لیا تاکہ دینیات پڑھیں مگر انہوں نے اندازہ لگایا کہ بخاری کو علم حدیث میں کامیابی ہوگی چنانچہ یہی مشورہ دیا اور اس طرح امام بخاری اسلامی دنیا میں ایک نہایت ممتاز محدث ہوئے۔ ابو یحییٰ انصاری کا مشورہ ہے کہ ہر شخص کو پہلے تو مروجہ عمومی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے تاکہ وہ ایک اچھا شہری بن جائے بعد ازاں نوجوانی میں اپنی ذہنی اور دماغی قابلیت کے لحاظ سے اعلیٰ تعلیم کی اگر صلاحیت رکھتا ہو تو کسی ایسے شعبے میں داخلہ لے جس میں کامیاب ہو سکے۔ استاد کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ شاگرد کی ذہانت کا امتحان لے اور اسے وہی کچھ سکھائے جسے وہ سمجھ سکے۔ طالب علم کی قابلیت سے باہر تفصیلات کا بیان کرنا بالکل بے کار ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے اس کا انجام مایوسی اور الجھن ہو۔

جسمانی تعلیم

اسلامی نظام تعلیم میں جسمانی تعلیم کی بھی خاص تاکید کی گئی ہے۔ کتاب التعلیم میں لکھا ہے۔

"جس طرح جسم میں قوت پیدا ہوگی اسی قدر دماغ ترقی کرے گا۔ اور دل و دماغ کو نئی قوت اور تیزی حاصل ہوگی"۔

حضرت امام غزالی بھی یہی مشورہ دیتے ہیں کہ "مدارس میں مناسب کھیل اور تفریحی مشاغل کے اوقات مقرر کرنے پر زور دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "مدارس میں کھیل کود کا انتظام کیا جائے تاکہ طلباء دماغی کاوش کے بعد تازہ دم ہو جائیں"۔ العبدری کھیل اور تفریحی مشاغل کے اوقات مقرر کرنے پر زور دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "اگر طالب علم کو کھیل سے روکا جائے اور مسلسل مطالعہ کے لیے مجبور کیا جائے تو اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ اس کی قوت فکر اور دل کی تازگی برباد ہو جائے گی۔ اور مطالعہ اس کے لیے بیماری بن جائے گا اور اس کی زندگی پر فکر و پریشانی کے بادل چھا جائیں گے۔ اور وہ ہر ممکن کوشش کرے گا کہ سبق سے جان چھڑا لے"۔

توجہ کا مرکز طالب علم

پورے اسلامی نظام میں توجہ کا مرکز طالبعلم ہے۔ اور یہ نظام تعلیم طلباء کے کردار اور فرائض پر خصوصیت سے توجہ دیتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم میں یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ طالب علم کو چاہیئے کہ ۱۔ اس کا کردار اور اخلاق کیونکہ ایسا ہی کردار عموماً بزرگی اور برتری کی بنیاد ہوتا ہے امام غزالی اور العبدری کو یقین ہے کہ جس طالب علم کے طور طریقے خراب ہوں گے۔ کبھی علم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

۲۔ طالب علم کو چاہیئے کہ وہ دنیاوی تعلقات کو محدود رکھے۔ اور گھر اور گھر والوں کو چھوڑ کر چلا جائے۔ تاکہ حصول علم میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔ امام غزالی تو یہ کہتے ہیں کہ "علم خود کو تمہاری سپردگی میں نہیں دے گا۔ جب تک کہ قطعی طور پر خود کو اس کے سپرد نہ کر دو"۔

۳۔ ایک طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنے استاد کی تعظیم و تکریم کرے اور اس کی نصیحت پر اس طرح سے عمل کرے جیسے بیمار طبیب کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ اپنے والدین سے بھی زیادہ استاد کی عزت کرے کیونکہ والدین تو اسے اس دنیا میں لانے کا باعث ہوتے ہیں جو فنا ہونے والی ہے۔ لیکن استاد کی تعلیم و تربیت اسے حیات سرمدی بخشتی ہے۔ منہاج التعلیم میں لکھا ہے۔

"ہر شخص کے تین باپ ہوتے ہیں ایک وہ جس نے اسے پیدا کیا۔ دوسرا رضاعی باپ اور تیسرا وہ جس نے اسے تعلیم دی۔ اور یہ آخری استاد بہترین باپ ہے۔ ۴۔ طالب علم کو مفید اور کارآمد علوم کے ہر شعبے سے واقفیت عمومی ہونی چاہیئے اور اس میں سے کسی ایک شعبے کو کامل طور پر تحصیل کرنے کے لیے منتخب کر لینا چاہیئے۔ ۵۔ طالب علم کو چاہیئے کہ تحصیل کے دوران حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو یاد رکھے کہ "خود بینی کی غرض سے علم حاصل نہ کرو اور نہ اس لیے کہ حکمران طبقہ تمہاری طرف توجہ دے اور نہ دنیاوی نمود و نمائش کے لیے علم حاصل کرو"۔ ۶۔ طالب علم کو چاہیئے کہ اس درجہ پر پہنچنے کی کوشش کرے جہاں علم سے اسے لطف اور تفریح حاصل ہونے لگے۔ ۷۔ طالب علم کو چاہیئے کہ اپنے مطالعہ میں صبر کے ساتھ منہمک رہے اور استاد کے ساتھ بھی تحمل اور بردباری کا برتاؤ کرے اور اس کی عنایات اور مہربانی کے حصول میں کوشش کرے ۸۔ طالب علم کو چاہیئے کہ وہ استاد احترام کرے اور ساتھ چلے تو آگے نہ نکلے اور بغیر اجازت گفتگو کا آغاز نہ کرے ۹۔ طالب علم جو لکھے خوش لکھے اور حاشیہ چھوڑے ۱۰۔ کسی معمولی سے معمولی آدمی سے بھی حصول علم میں نہ ہچکچائے کیونکہ بیش قیمت موتی کو اس لیے کون چھوڑ سکتا ہے کہ اسے ایک حقیر غوطہ خور نے نکالا ہے ۱۱۔ طالبعلم کو چاہیئے کہ محنت اور جوش و خروش کے ساتھ تحصیل علم میں لگا رہے۔

۱۲۔ طالب کو چاہیئے کہ وہ استاد کے منتخب کرنے میں عجلت نہ کرے۔

۵۷۰ء میں اس انقلابی انسان نے جنم لیا جس کے الہامی اور قدوسی نظریات نے زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کیا۔ تاریخ انسانی میں پہلی بار علم کو مذہبی فریضہ فرما کر فن تعلیم و تدریس کو ایک خاص تقدس عطا فرمایا۔ آپ کے فیض تربیت سے چین۔ ہندوستان اور باقی دنیا میں تعلیم کی طرف خاص توجہ دی جانے لگی۔

خواتین کا علم حاصل کرنا

اسلامی نظام تعلیم میں خواتین کو بھی علم حاصل کرنے کے برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد نبوی میں ہجرت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی مسلمانوں کا ایک نظامِ تعلیم قائم فرمایا تھا۔ جس کی نظارت بھی اپنی ذاتِ مقدس سے متعلق رکھی گئی تھی۔ اس نظامِ تعلیم میں عورتوں کی تعلیم بھی داخل تھی۔ ہفتے میں ایک دن آپ عورتوں کے خصوصی مجمع میں تشریف لے جاتے۔ ان کو تعلیم دیتے اور انکے سوالات کے جوابات دیا کرتے تھے۔ مدینہ پاک میں صحابہ کی کئی مستقل درس گاہیں قائم تھیں لیکن درس گاہِ اعظم نبوی کا وہ گوشہ تھا جو حجرہ رسولؐ کے مقابل تھا۔ لڑکے۔ عورتیں اور جن مردوں کا حضرت عائشہ سے پردہ نہ تھا وہ حجرہ میں آکر مجلس میں بیٹھتے تھے دروازہ پر پردہ پڑا رہتا۔ پردہ کی اوٹ میں وہ خود بیٹھ جاتیں۔ لوگ سوالات کرتے اور یہ جوابات دیتیں۔ سلطانہ رضیہ جو التمش کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھی ایک تعلیم یافتہ بیگم تھی۔ بابر کی بیٹی گلبدن بیگم نے ہمایوں نامہ تصنیف کیا تھا۔ ہمایوں کی بھتیجی گلرخ کی لڑکی سلیمہ سلطانہ بھی تعلیم یافتہ لڑکی تھی اور فارسی کی شاعرہ تھی۔ اکبر کے عہدِ حکومت میں محل کی تمام عورتوں کو باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی۔ اس نے محل کے مختلف حصے درس و تدریس کے لیے مخصوص کر دیئے تھے۔ شہنشاہ جہانگیر کی بیگم نورجہاں فارسی اور عربی ادب میں پوری مہارت رکھتی تھی۔ مدراس کی ایک خاتون چاند بیگم نے اپنے لیکچر میں کہا "اس دنیا میں پیدا کرنے سے خدا کا مقصد یہ تھا کہ اس کے بندے اس کی رحمت سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو ستی ہونے والی عورتوں کی طرح برباد نہ کریں۔ اور نہ اپنے آپ کو مثل پردہ نشینوں کے چار دیواری میں مقید کر دیں اب تک ہم نے مولویوں کی فرمانبرداری کی لیکن ہمارا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ہم بربادی کے سمندر کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنی قسمت ان مصلحوں کے گروہ کے ہاتھ میں دے دینی چاہیے جو کہ آج اس حال میں جمع ہیں"۔ غرض اسلامی نظامِ تعلیم میں خواتین کو بھی مردوں کی طرح علم حاصل کرنے کی پوری آزادی دی گئی ہے مگر مخلوط طریق سے نہیں۔ بلکہ ایسے طریق سے جن سے اسلامی قدریں متزلزل نہ ہوں۔

غرض اسلامی نظامِ تعلیم ایسے افراد تیار کرنے پر زور دیتا ہے جو زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں۔ جو ملک و ملت میں حق و انصاف، صداقت، ایمانداری، ادب و احترام، خیر خواہی، الفت و محبت، وفاداری، فرض شناسی، ہمدردی و ایثار۔ طلبِ رزقِ حلال، اور دیگر اسلامی قدروں کا بول بالا کر سکیں اور جھوٹ و فریب، بددیانتی لوٹ مار، ملاوٹ۔ حرصِ رزقِ حرام۔ رشوت، دھوکہ دہی۔ چوری و ڈاکہ زنی، بدعات، ظلم و استبداد وغیرہ برائیوں کا قلع قمع کر سکیں۔ اسلامی نظامِ تعلیم کسی قوم و ملت کی خوشحالی اس کے عوام کی فلاح و بہبود، قومی یکجہتی، ملکی استحکام اور حبِ وطنی کی ضمانت دیتا ہے۔

دعائے مغفرت

میری والدہ مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ زوجہ ملک نصیر احمد صاحب مرحوم ناظم آباد کراچی ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹ اپریل ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ بوقت ۱۱½ بجے ۷۶ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جنازہ موصیہ ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۰ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لایا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت نیک ملنسار اور دعاگو تھیں۔ آپ کے والد بزرگوار حکیم غلام غوث امرتسری اور آپ کے خسر بزرگوار ملک نورالدین صاحب قادیانی دونوں کو حضرت اقدس کے اصحاب میں شمولیت کا شرف تھا آپ پیدائشی احمدی تھیں۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا اور دو لڑکیوں سے نوازا تھا۔ آپ کے بیٹے لطیف اشرف حال برازیل وفات اور جنازہ پر نہ پہنچ سکے۔ آپ کی بڑی بیٹی خاکسار نصیرہ انور بیگم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ نائب ناظم ضلع مجلس انصار اللہ کراچی) اور دوسری بیٹی رشیدہ انجم صاحبہ بیگم کمانڈر (ریٹائرڈ) بشیر لطف الرحمٰن صاحب گلشن اقبال کراچی میں ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک پوتا، دو پوتیاں۔ چار نواسے پانچ نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (نصیرہ انور بیگم چوہدری شریف احمد وڑائچ کراچی)

-- خاکسار کی اہلیہ نسیم بیگم صاحبہ تقریباً دو ماہ ہسپتال میں بیمار رہ کر مورخہ ۴ اپریل بوقت ۷ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کی عمر ۵۳ سال تھی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز میرا بیٹا عزیزم بشیر رشید ساہی بھی سروسز ہسپتال میں داخل ہیں اس کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔
(رشید احمد ساہی سٹاف اوورسیر کوارٹر ۱۴ انٹیل ہسپتال لاہور)

روشن دماغ نابینا افراد کے لئے لمحہ فکریہ

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ایم۔اے (نابینا) لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرہ

پچھلے دنوں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مجلس عرفان میں نابینا افراد کے متعلق فرمایا تھا کہ ایسے حضرات جو قدرتی طور پر آنکھوں کے نور سے محروم ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہ معذور ہیں جو دنیا میں کسی بھی کام کے اہل نہیں ہیں۔ یوں ان میں نہ صرف احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے بلکہ وہ دوسروں کے محتاج ہو کر اپنے آپ کو معاشرہ پر ایک بوجھ تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ نابینا حضرات کے دماغ اس قدر روشن ہوتے ہیں کہ اگر وہ ہمت اور استقلال سے کام لیں تو خدا تعالیٰ ان کو ان کی محنت اور کوشش کا ایسا شیریں پھل عطا فرما دیتا ہے کہ وہ معاشرہ میں ایک معزز مقام حاصل کر لیتے ہیں اور بعض افراد تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے منفرد قسم کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر نابینا افراد کو اپنے معاشرہ میں کس طرح آگے لایا جائے تاکہ وہ بھی عام لوگوں کی طرح باوقار زندگی بسر کر سکیں۔ اکثر دوست جانتے ہوں گے کہ غالباً دنیا میں سب سے پہلے ایک معذور نابینا امریکن خاتون مس ہیلن کیلر نے اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ اس قسم کا ایک معذور انسان بھی علم حاصل کر کے ایک سکالر یعنی دانشور بن سکتا ہے۔ مس ہیلن کیلر دنیا کی ایک مشہور دانشور کی حیثیت سے بے حد شہرت یافتہ تھیں۔

پھر یورپ کے ایک مایہ ناز شاعر ملٹن (۱۶۰۸-۱۶۷۴) کو بھی سب اہل علم جانتے ہیں کہ وہ نابینا ہونے کے باوجود ایک عظیم شاعر اور ایک بلند پایہ علمی و ادبی شخصیت کے روپ میں ابھرے۔

لوگ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ نابینا حضرات
پڑھ نہیں سکتے لیکن قدرت کہتی ہے کہ ؎
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

اسی طرح ہمارے یہاں بھی کئی نابینا حضرات علم دین یا علم دنیاوی حاصل کرنے کے بعد اپنی مایوس زندگیوں کو خوشیوں سے تبدیل کر چکے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض نابینا افراد تعلیم کے حصول کے بعد آج نہ صرف ایک خود مختار اور باوقار زندگی سے ہمکنار ہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی چراغِ راہ ہیں۔ نابینا حضرات کی تعلیم کے لئے دنیا بھر میں ایک ٹیچ سسٹم کا طریقہ ایجاد ہے جسے بریل سسٹم کہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اگر تعلیم کے خواہاں نابینا بچے اس طرف متوجہ ہوں تو وہ بہت جلد بودِ علم سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دوست مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر یا خود مل کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جناب کیپٹن مشیت الرحمٰن صاحب ۶۴۔ جناح کالونی فیصل آباد۔

کیپٹن صاحب مذکورہ خود بھی نابینا ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ کسی فوجی حادثہ میں دونوں ہاتھوں سے بھی محروم ہیں۔ مگر قابلیت کے لحاظ سے ایک منفرد شخصیت ہیں۔ وہ نابینا ایسوسی ایشن کے سرگرم کارکن اور صدر بھی ہیں۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو افراد حصولِ تعلیم کا ذوق یا استعداد نہ رکھتے ہوں وہ دستی کام سیکھ کر بھی ایک باوقار زندگی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ مختلف گھریلو صنعت کاریاں سیکھنا چاہے کرسیاں بننا۔ ٹوکریاں بنانا، میز کرسی وغیرہ فرنیچر تیار کرنا فیکٹریوں میں بھی کئی ایسے کام ہوتے ہیں جو روشن دماغ نابینا بڑی خوبی سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر آپ ذرا بھی توجہ فرمائیں تو ہمارے نابینا بھائیوں کی تاریک زندگی کو روشنی عطا کر سکتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے والے ایم۔اے کرنے پر کالجوں میں بطور لیکچرار تعینات ہو سکتے ہیں۔

مولوی فاضل یا ادیب فاضل وغیرہ پاس کرنے والے مدارس میں بطور استاد ملازمت کر سکتے ہیں اور اگر کاریگر بن جائیں تو پھر بھی فکرِ معاش سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اسکی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔"

(۳) "اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔"

"الفضل" کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی طلباء و طالبات! کیا آپ نے اپنے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو دیدی ہے؟

ناظر تعلیم
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے میٹرک کا امتحان دینے والے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

جامعہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۱ مئی ۸۳ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ انٹرویو سے پہلے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اس لئے ازراہ مہربانی امیدواران کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان کو بھجوا دیں۔

امید ہے آپ اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعہ میں داخلہ کے لئے تیار ہوں۔ اس سے ازراہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعتہائے ضلع شیخوپورہ میں تربیتی دورہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ایک تربیتی پروگرام کے تحت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب صدر و قائد تحریک جدید کی قیادت میں ایک مرکزی وفد نے ۱۷ تا ۱۲ اپریل ضلع شیخوپورہ کی حسب ذیل جماعتوں میں دورہ کیا۔

مریدکے۔ نارنگ منڈی۔ کرتو۔ کلسیاں۔ مرڑ۔ چک نمبر ۱۱۷ چھور۔ سانگلہ ہل۔ چوہڑ کانہ۔ نواں کوٹ۔ بھوڑو۔ واربرٹن۔ ننکانہ صاحب۔ اس دورہ میں نماز باجماعت کی تلقین اور اصلاح وارشاد کی مساعی کے ساتھ ساتھ تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں بھی جماعتوں کو توجہ دلائی گئی۔ مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور ناظم ضلع انصار اللہ وفد کے ہمراہ رہے۔ اور مجلسی پروگرام کا جائزہ لینے اور مناسب ہدایات دینے میں تعاون فرمایا۔

i:۔ بفضل خدا مجموعی طور پر تحریک جدید کے وعدوں میں ۲۰۰۲ روپے کا اضافہ ہوا۔

ii:۔ چھ مقامات پر پرائیویٹ احاطہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی پر لیکچر دیئے اور تصاویر دکھائیں۔

iii:۔ ماہنامہ انصار اللہ کے ۲۳ نئے خریدار حاصل ۱۷:۔ اکثر مقامات پر وفد کی وعظ و نصیحت اور خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سامعین کے دلوں میں اتر گئے اور تین سعید افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ۷:۔ اس دورہ میں نمازوں کے بعد مختلف مقامات پر دو ہزار سے زائد افراد کو قرآن و حدیث کی تعلیمات پہنچائی گئیں۔ متعلقہ جماعتوں کے احباب خصوصاً عہدیدار حضرات کو اللہ تعالیٰ تعاون علی البر پر اجر عظیم سے نوازے اور اس دورہ کے مزید بابرکت نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

وقفِ عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں۔ گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا اور استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتے دیکھتے ہیں"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

احباب جماعت ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

جھوٹ نہ بولیں خدا سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۸۲ء (سپین) میں فرماتے ہیں:۔

"جھوٹ نہ بولیں خدا سے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کروڑ دے رہا ہو اور آپ لاکھ کے اوپر چندہ دے رہے ہوں اور بتا یہ رہے ہوں کہ خدا نے دیا ہی لاکھ ہے۔ اللہ کوئی بھول جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک کہ میں نے اس کو کیا دیا تھا اور اب یہ مجھے کیا واپس کر رہا ہے جس نے دیا ہے۔ وہ تو دلوں کے بھیدوں سے آشنا ہے۔ وہ ان بنک بیلنسوں سے آگاہ ہے جن میں روپے جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں ..... خدا سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔"

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مؤرخہ ۸ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر خاکسار کے بیٹے عزیزم حفیظ احمد خالد کا نکاح ہمراہ عزیزہ نجمہ بنت بابو برکت اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر (ریٹائرڈ) برادر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر بمقام مسجد مبارک پڑھا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث برکت ہو۔

(فضل دین کھوکھر محلہ باب الابواب ربوہ)

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

داخلہ شروع ہے
★ الیکٹریشن
★ ریفریجریشن اینڈ
ایئر کنڈیشننگ

★ کلاسز ۱۴ مئی ۸۲ سے شروع ہونگی
★ والدین اپنے بچوں کو میٹرک کے امتحان کے بعد بیکار نہ رکھیں ★ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک خط محمد دائم صاحب ۱۶ دارالفضل ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں ادارہ ہذا سے تربیت حاصل کرنے کے بعد K.S. انٹرپرائزز کراچی میں ۱۰۰۰ روپے ماہوار کی سروس مل گئی ہے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
بنہ ربوہ بنہ

جدید فیشن کے مطابق
—• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
—• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑگل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
فون ۴۱۰۶۱۷
۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

، چندہ عام ، حصہ آمد ، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ

وقارِ عمل

مرکز کی ہدایات کے مطابق ۲۵ مارچ ۸۳ء کو مجالس خدام الاحمدیہ نے وقارِ عمل منایا۔ مرکز میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ گلگشت کالونی ملتان کے ۱۸ خدام اور ۹ اطفال نے ڈیڑھ گھنٹہ کام کیا اور مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی کی۔ چک ۹۱-۹ کے ۳۰ خدام و اطفال اور دو انصار نے گلیوں میں جھاڑو دیا۔ صفائی کی اور نالیوں پر پلیاں بنا کر پانی کے نکاس کا انتظام کیا۔ ملتان چھاؤنی کے ۱۶ خدام، اطفال اور ۲ انصار نے دو گھنٹے وقارِ عمل کر کے بستی خدا داد میں ایک راستہ کی تعمیر کی اور ایک فرلانگ کچی سڑک کو قابلِ استعمال بنایا۔ ڈیرہ غازیخاں شہر میں ۳۲ خدام نے ۱۰۰ گز لمبی نالی بنائی اور ایک گلی کو ہموار کر کے قابلِ استعمال بنایا۔ چک ۷ کھوسکی ضلع بدین کے ۱۳ خدام اور ۴ اطفال نے ۲½ گھنٹے کام کر کے سڑک پر واقع ایک بڑے گڑھے کو پُر کیا۔ کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں خدام نے ایک میل لمبی سڑک کو صاف اور ہموار کیا۔ کھاریاں ضلع گجرات کے ۳۰ خدام اور ۳۵ اطفال نے بارشوں کی وجہ سے خراب رستہ کو مٹی ڈال کر ہموار کیا۔

پورانوالہ ضلع گجرات کے خدام نے ½ ۱ گھنٹہ وقارِ عمل کر کے ایک پبلک گزرگاہ کو کھلا اور ہموار کیا گیا۔ ناظم آباد ضلع کراچی کے ۱۸ خدام، ۷ اطفال اور پانچ غیر از جماعت دوستوں سے مل کر ایک گھنٹہ وقارِ عمل کیا۔ جس میں بچوں کے پارک اور ملحقہ سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ ملیر کے ۳۵ خدام نے ½ ۱ گھنٹہ وقارِ عمل کیا اور مسجد اور اس کے ماحول کو صاف کیا اور جھاڑو دیا۔ لانڈھی اور کورنگی میں ۱۵ خدام اور دو اطفال نے ½ ۱ گھنٹہ محنت کر کے ایک احمدی دوست کے گھر کے صحن کو ۵۰ گز دور سے مٹی لا کر ہموار کیا اس صحن میں دوست نماز ادا کرتے ہیں۔ سوسائٹی کراچی کے ۸۰ خدام نے دو گھنٹے کام کر کے مسجد کی صفائی اور تعمیر کا کام کیا۔ چک نمبر ۲۱۹ ضلع فیصل آباد کے ۴ خدام و انصار اور اکثر اطفال نے قریباً سارا دن کام کر کے لائبریری کی دو دیواروں (۱۰+۱۰) پر پلستر کیا۔ چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کے ۳۵ خدام نے ۱½ گھنٹے مسلسل کام کر کے ایک پرانے کنوئیں کو ایک فرلانگ دور سے ٹرالی پر مٹی لا کر پُر کیا پھر راستہ کو صاف اور ہموار کیا۔ چک نمبر ۳۱۲ ضلع فیصل آباد کھتووالی کے بارہ خدام ۲۰ اطفال اور ۵ انصار نے ½ ۳ گھنٹے کام کیا اور ایک پرانے کنوئیں کو مٹی ڈال کر ہموار کیا اور راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کیا۔

(مرسلہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ۔ ربوہ)

سید محمود صاحب ڈائریکٹر الفرقان موٹرز لمیٹڈ کراچی ۵۰/- روپے
(منجانب مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم) ——
ایک مخیر بہن بذریعہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید ۔ کراچی ۳۶۰/- روپے
لجنہ اماء اللہ ۔ اسلام آباد ۱۳۵/- "
خان محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی ۱۲۵/- "
(منجانب عزیزہ مہ پارہ بنت ڈاکٹر طاہر احمد خانصاحب بیوکے)
مسز نوید سلطان صاحبہ سیالکوٹ ۱۲۵/- "
سید منور احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ) ۱۲۵/- "
محمد صدیق خان صاحب پوسٹ بکس ۸۹ راولپنڈی ۱۲۵/- "
مشتاق احمد صاحب چوہدری ساہی وال ۱۲۵/- "
زینب ماجد صاحبہ ۔ لاہور ۔ ۱۲۵/- "
چوہدری مقصود احمد صاحب سانگھڑ ۔ (سندھ) ۱۰۰/- روپے
محمد احمد صاحب مصطفیٰ آباد (لاہور) ۱۰۰/- "
قمر النساء صاحبہ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور ۱۰۰/- "
رانا مبارک احمد صاحب ۔ لاہور ۱۰۰/- "
ناصر احمد صاحب نواب شاہ (سندھ) ۷۵/- "
ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب سانگھڑ (سندھ) ۵۰/- "
نسیم اختر صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۵۰/- "
مرزا محمد نسیم بیگ صاحب پتوکی ضلع قصور ۔
(اپنے بیٹے مرزا دانیال بیگ کے عقیقہ کی خوشی میں) ۵۰/- "
عبدالحمید صاحب دارالرحمت غربی ۔ ربوہ ۵۰/- "
نسیم احمد صاحب صدیقی ۵۰/- "
مرکزی سیکرٹری مال لاہور ۔ ۵۰/- "
احمد گرائینڈنگ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ ۳۵/- "
چوہدری محمد اکرم صاحب ۔ نواب شاہ (سندھ) ۳۵/- "
سمیع اللہ مبارک صاحب باب الابواب ربوہ ۳۵/- "
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ پشاور ۳۵/- "
محمد حسین صاحب ہاشمی ۔ کراچی ۔ ۳۵/- "
منور احمد صاحب نواب شاہ (سندھ) ۳۳/- "
رضیہ شریف چوہدری محمد حسین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۵/- "
عبدالحق صاحب سکرنڈ (سندھ) ۲۵/- "
رفیق الدین احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/- "
چوہدری ناظر علی صاحب چک ۶۰ ضلع فیصل آباد ۱۰/- "
امۃ العزیز صاحبہ باجوہ دارالصدر غربی ربوہ ۱۰/- "

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ مقیم بھڈال کے والد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۳ء شام ساڑھے آٹھ بجے قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم نے ۱۹۵۷ء میں احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں مرحوم نے قریباً نوے سال کی عمر میں وفات پائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ اپنے فضل اور رحمت سے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں قرب کے مقام سے نوازے اور سب لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ضیاء اللہ مبشر ۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بھڈال ضلع سیالکوٹ)

● خاکسار کی بیوی کے چھوٹے بھائی برادرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن حضرت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم کوٹ مومن ضلع سرگودھا اپنے بیٹے عزیزم محمود احمد صاحب طاہر نے ایف کراچی کے پاس ۱۰ اپریل کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے اچانک فوت ہو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ان کی عمر اندازاً ساٹھ سال کے قریب تھی اور بظاہر صحت بہت اچھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور پردہ پوشی کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین۔ ان کی ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں

(صلاح الدین رحیم پارک ملتان روڈ ۔ لاہور ۲۵)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

ہر مجلس کی طرف سے ماہوار رپورٹ کارگزاری کا ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے مگر ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ مارچ کی رپورٹ کارگزاری موصول نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے مرکز کو ان مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ فوری طور پر ماہ مارچ کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہو سکے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

تقریب شادی اور درخواست دعا

مورخہ ۸ اپریل ۸۳ء بروز جمعۃ المبارک عزیز مکرم مظفر احمد خالد ابن مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیز مظفر احمد خالد کا نکاح مورخہ ۲۹ دسمبر ۸۲ء کو مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد سابق مبلغ جزائر فجی حال مبلغ سلسلہ واہ کینٹ نے عزیزہ نغما صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب شاہد کے ہمراہ پڑھا تھا۔ بارات مورخہ ۸ اپریل شام پانچ بجے خالد منزل دارالرحمت وسطی سے روانہ ہو کر مکرم بشیر احمد صاحب شاہد آف شاہد کلاتھ ہاؤس کے مکان واقع دارالرحمت غربی پہنچی جہاں مکرم مولانا نذیر احمد مبشر کی زیرِ صدارت تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو جامعہ احمدیہ کے ایک افریقی طالب علم مکرم یوسف ناصر صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے درثمین سے اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور آخر میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۹ اپریل بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان واقع دارالرحمت وسطی پر اپنے فرزند کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے بعض افراد اور احباب جماعت کے علاوہ لاہور اور ربوہ کے غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی اس موقع پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے باعثِ برکت و رحمت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(مسعود احمد خالد ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

خدام بھائیوں سے درخواست ہے اپنے فارغ وقت میں کوئی ہنر ضرور سیکھیں

(نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت کی روز افزوں ترقی

مکرم عبدالوہاب صاحب آدم کی جو تازہ رپورٹ ہمیں موصول ہوئی ہے وہ بفضلہ تعالیٰ بہت خوشکن اور ایمان افروز ہے۔ ذیل میں اس رپورٹ کے اہم مندرجات الفضل کے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء وبارک اللہ فی سعیھم وتقبل اللہ۔

غانا کیلئے دعائیں:۔

ہر ملک میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ غانا کے حالات کچھ عرصہ سے دعا کے متقاضی تھے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے گھانا کے احمدی احباب کو توجہ دلائی کہ ملک کی بہتری کے لئے چالیس روز تک تہجد میں دعائیں کی جائیں۔ حضور کا یہ ارشاد سرکلر کی صورت میں تمام احمدیوں تک پہنچایا۔ جماعت کے اخبار "دی گائیڈنس" میں بھی اس کی اشاعت کی گئی۔

دعاؤں کا ثمرہ:۔

پچھلے سال ملکی حالات کی بناء پر ہمارا سالانہ جلسہ نہ ہو سکا تھا لیکن اس سال ابھی دعاؤں پر چالیس دن نہ گذرے تھے کہ حکومت نے کرفیو کے اوقات میں نرمی کر دی اور کرفیو کا وقت بارہ بجے شب سے شروع کیا جس کی وجہ سے ہمارا سالانہ جلسہ روائتی شان سے منعقد ہو سکا۔ ٹرانسپورٹ کی دقت کی وجہ سے انتظامیہ کو خدشہ تھا کہ احباب زیادہ تعداد میں جلسہ میں شرکت نہ کر سکیں گے لیکن خدا کا فضل اور احسان ہے کہ امسال جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پچھلے سالوں کی حاضری سے بہتر تھی۔

امسال کے جلسہ سالانہ کی خصوصیت

امسال غانا کے جلسہ سالانہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہمارے احمدی مخلص مصری عالم جناب مصطفےٰ ثابت نے شرکت فرمائی۔ آپ اس جلسہ میں شمولیت کی خاطر غانا تشریف لائے۔ اسی طرح علاقہ کے وزیر اعلیٰ بھی جلسہ میں شامل ہوئے جنہوں نے اپنی تقریر میں جہاں جماعت احمدیہ کی خدمات پر کھل کر داد و تحسین دی وہاں حکومت کی طرف سے جماعت کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ نیز اس جلسہ میں گھانا جماعت کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم الحسن عطاء اور ان کی اہلیہ جو جلسہ سے ایک روز قبل ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمانے کے بعد وطن واپس آئے تھے شریک ہوئے۔ محترم امیر صاحب غانا نے اپنی افتتاحی تقریر میں اسلامی تمدن کی خوبیوں کو بیان کیا جب کہ خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین کی۔

حسب معمول امسال بھی کانفرنس کے دوران مالی قربانی کی تحریک کی گئی۔ ملک کے نازک اقتصادی حالات کے باوجود احباب نے سات لاکھ سیڈیز کی قربانی پیش کی جو پاکستانی بیس لاکھ روپے کے قریب ہے اور اس قربانی کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے جب ہم اس کا تقابل ایک عیسائی چرچ کی پچھلے سال کی اس قربانی سے کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے جلسہ میں کی۔ اس میں صرف ساٹھ ہزار سیڈی کی قربانی پیش کی گئی تھی۔ مسیح محمدی کے پروانوں کی قربانی کا معیار مسیح ناصری کے متبعین سے کس قدر بڑھ کر ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس سال مصطفےٰ ثابت صاحب، الحسن عطاء صاحب نیشنل پریذیڈنٹ اور ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب میڈیکل آفیسر نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔

مصطفےٰ ثابت کا دورۂ غانا

جلسہ کے بعد محترم مصطفےٰ ثابت صاحب مصری نے غانا میں اکرا کا سی ٹیچی من میں متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔ آپ کی فصیح عربی زبان، دلنشیں اور مؤثر انداز بیان کا اہل غانا کے قلوب پر گہرا اثر ہوا۔ آپ کی تقاریر کے بعد سوال و جواب کا موقع بھی دیا جاتا۔ جس کے نتیجہ میں آپ احمدیت کے بارہ میں مزید توضیح فرماتے۔

اکرا میں وہاں کے مشہور مال کمیونٹی سنٹر میں آپ نے تقریر کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ کماسی میں مصطفےٰ ثابت صاحب کی غیر احمدی علماء اور چیفس کے ساتھ چائے پر ملاقات ہوئی۔ کماسی کے ٹیکنیکل کالج کے وسیع ہال میں آپ نے چائے کی دعوت کے بعد حاضرین سے خطاب کیا۔ انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مشن ہاؤس میں بھی آپ کے اعزاز میں پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ شہر کے ٹاؤن ہال میں بھی آپ نے تقریر فرمائی جس میں چیفس کے ایک نمائندہ چیف نے تمام چیفس کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔ تقریر کے بعد آپ نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

ٹیچی من شہر میں بھی ہمارے مصری بھائی نے خطاب کیا۔ یہاں غیر از جماعت احباب یہ پروپیگنڈہ کرتے رہے تھے کہ کوئی عرب احمدی نہیں ہے۔ سو خدا کے فضل سے آج ایک عرب ان کے سامنے احمدیت کا پیغام اپنی مادری زبان میں دے رہا تھا۔ ان کی ٹیچی مان میں تشریف آوری اور عربی زبان میں تقریر کا یہاں کے لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ کماسی جماعت کے ایڈریس کے جواب میں مصطفےٰ ثابت صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے آپ کو خدمت اسلام کا یہ موقع عطا فرمایا۔ اور احباب سے مزید خدمت اسلام کی توفیق کی درخواست دعا کی۔

زرعی منصوبہ کا اجراء

اللہ کے فضل سے اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے اس ملک میں مشینی زرعی منصوبہ کا جماعت نے اجراء کیا۔ اس کی نگرانی مکرم مرزا مسرور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرما رہے ہیں۔ وزارت زراعت نے اس منصوبہ پر بہت اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس غرض کے لئے جماعت نے ضروری مشینری بھی خرید لی ہے۔ احباب اس منصوبہ کی غیر معمولی کامیابی اور افادیت کے لئے دعا کریں

ٹیکنیکل سکول کا سنگ بنیاد

جماعت کے ایک مخلص دوست، ٹیما میں ایک ٹیکنیکل سکول قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس کی بنیاد رکھنے کے لئے محترم امیر غانا سے درخواست کی۔ محترم امیر صاحب نے اس کے سنگ بنیاد کی تقریب میں تعلیمی میدان میں مسلمانوں کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اسوکورے میں اللہ کے فضل سے ہسپتال کا ایک نیا وارڈ تعمیر ہو گیا ہے۔ اس کا رسمی افتتاح جلد ہو گا۔ انشاء اللہ۔

وولٹا ریجن میں احمدیت کا نفوذ

وولٹا ریجن میں پڑھے لکھے افراد کی تعداد بہت کم ہے اس ریجن میں زیادہ تر تعداد بت پرستوں اور عیسائیوں کی ہے چند سالوں سے اس ریجن میں بھی اشاعت اسلام کا کام جماعت کر رہی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ لوگ دن بدن اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور جماعت کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں یہاں ریجنل کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں احباب جماعت کے علاوہ عیسائی اور غیر از جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر احباب نے بارہ ہزار سیڈی کی مالی قربانی بھی پیش کی۔

احمدیہ سکول کا اعزاز

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدانوں میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی۔ حال ہی میں اشانٹی کے سکولوں میں ہمارا یہ سکول اوّل قرار پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ایک مخلص دوست کی قربانی

ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر آرتھر نے جماعت کو اپنے تبلیغی مقاصد کے لئے نو لاؤڈ سپیکر اور نو ایمپلی فائر دیئے جن کی قیمت ایک لاکھ سیڈی یعنی قریباً تین لاکھ روپیہ ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

گھانا کے ٹیلیویژن سے

گھانا کے ٹی۔وی پر ایک دلچسپ پروگرام دکھایا گیا جس میں عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کے واقعہ کے بعد ہندوستان اور دیگر مشرقی اقوام میں سفر کو پیش کیا گیا۔ اس پروگرام سے جہاں عیسائیت کے عقائد اور نظریات کی تردید ہوئی۔ وہاں جماعت احمدیہ کے نظریہ کی تصدیق بھی ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ وہ عیسائیت کی تردید کے سامان مہیا فرما رہا ہے۔

نمایاں کامیابی

عزیز مکرم سعد احمد ابن ڈاکٹر کرنل منیر احمد صاحب سی ایم ایچ حسن ابدال نے پرائمری سٹینڈرڈ انگلش میڈیم فیڈرل بورڈ کے امتحان میں ۵۱۳/۵۰۰ نمبر لے کر بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

(پیر معین الدین صاحب۔ ربوہ)

اعلان

عہدیداران مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ کا انتخاب ۲۴ اپریل ۵ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہو گا۔

طلباء سابق جامعہ احمدیہ سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

(محمود احمد جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت

شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی

شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

رجسٹری اور فوری قبضہ

رابطہ کیلئے:۔ پروپرائیٹر:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴